Abdul Mannan assistant professor Gt Urdu depart ment C.M.j.college khutauna MADHUBNI mobile no.9801015716 email abdulmannan12200 @gmail .com  
date  23/5/2020    part 2  Topic  Bagh o Bahar ke makhzat aur adbi khdmat

میر امن دہلوی فوڑٹ ولیم کالج کے اہم رکن ھیں انہوں نے  اردو نثر کے ارتقامیں اہم رول ادا کیا  انہوں نےداستاں کی  روایت کو آگے بڑھایا اس ے ترجمہ سے بھی کام لیا باغ و بہار کے ماخذات میں عطا حسین تحسین کے اردو ترجمہ نوطرز مرصع سے بھر پور تعاون لیااردو نثر کو  مسجع سے م پاک و صاف کیا فوٹ ولیم کا پہلا منشی میر امن دہلوی تھے دہلی میں جنہوں نے اردو نثر کی نءی روایت قاءم کی ۔باغ و بہار دراصل ١٨٠١ میں تصنیف ہوءی جو جان گلکرسٹ کی فرمایش پر لکھی گءی ۔انکی باغ و بہار اور گنج خوبی  دونوں کتابیں مشہور ہوءیں  
باغ و بہار ماخز دراصل عطا حسین تحسین کی تالیف نوطرز مرصع ہے جسے سامنے رکھ کراسکے قصے کو میر امن دہلوی کمو بیش جیوں کا تیوں لے لیا لیکن بیان جزءیات اور تہزیبی صورت حال کی آمیزش یہ سب کام میر امن کے اپنے ھیں  اس مجمعی عمل سے یہ خصوصیات سامنے آئ و یہ کے باغ و بہار ترجمہ نہ رہا بلکہ پوری طرح میر امن کی تصنیف بن گئی یہ آج بھی ادب کی شاہکار داستان ھے اور آج بھی قصہ چہار درویش کو ہم میر امن کے حوالے سے جانتے ھے باغ وبہار کا اصل ماخذ نو طرز مرصع ھے اور نوطرز مرصع کا ماخز فارسی زبان میں لکھا ہوا ھے قصہ چہار درویش ھے  
قصے کا مختصر پلاٹ یہ ھے باغ وبہار میں آزار بخت ملک روم کا بادشاہ ھے وہ بوڑها ہو رہا ھے لیکن اسے اولاد نہ ہونے کا غم ستا رہا ھے اسی الجھن میں سلطنت چھوڑ کر گوشہ نشنی اختیار کر لیتا ھے وزیر اسے سمجھاتا ھے اور تسلی دیتا ھے اور اس کی بات سن کر بادشاہ اس بات کو تقریر پر چھور دیتا ھے اور رات میں بھیس بدل کر گورستان جانے لگتاھے بادشاہ کو دور سے ایک شعلہ نظر آتا ھے اسی وقت اس کے دل میں یہ خیال آتا ھے آندھی اور اندھرے میں یہ روشنی حکمت سے خالی نہیں ھے وہاں جاتا ھے تو کیا دیکھتا ھے چہار درویش گلے میں پھندا ڈالے عالم بے ہوشی میں خاموشی بیٹھے ھیں ۔وہ ان فقیروں کی حقیقت جاننے کے لیے ایک گوشے میں چھپ کر بیٹھ جاتاہے اتفاق سے ایک فقیر کو چھینک آتی ہے تینوں فقیر چونک پڑ تے ھیں ۔چراغ کو اکساتے ھیں اور دوران گفتگو اپنی اپنی سرگزشت بیاں کر تے ھیں چنانچہ پہلا درویش اپنا قصہ سناتا ہے ۔یہ قصہ ادھورا رہ جاتاہے ۔عین وقت جب پہلا درویش خود کو پہاڑ سے گرکر ہلاک کرنا چاہتا ہے ایک سبزپوش سوار منہ پر نقاب ڈالے اسکا ہاتھ پکڑ لیتےھیں اور خوش خبری دیتے ھیں کہ تھوڑے دنوں میں روم کے ملک میں تین درویش تجھ سا ایسی مصیبت میں پھنسے ہوءے ھیں ۔۔۔۔۔تجھ سے ملاقات کریں گے اور وہاں کے بادشاہ کا نام آزاد بخت ہے اس کو بھی ایک مشکل درپیش ہے ۔جب وہ بھی تم چار فقیروں کے ساتھ ملے گا تو ہرایک دل کا مطلب اور مراد جو ہے بخوبی حاصل ہوگی  
ہرایک اپنا اپنا قصہ ختم کرتا ہے اور صبح ہوجاتی ہے وہمی سبزپوش سب کو بچا لیتا ہے آزاد بخت کو بھی شہزاده پیدا ہونے کی خوش خبری ہوتی ہے  
مجوعی طور پر باغ وبہار کو دیکھیےتو اسکی ترتیب وتعمیر تو روایتی انداز کی ہے ۔لیکن قصہ گوءی کی قوت بےپناہ ہے اسمیں تحیروتجسس کی کیفیت کم نہیں ہوتی ہے باغ وبہار کی نثری خصوصيا ت یہ ہے کہ اسمیں عوامی بول چال کی زبان شامل ہے ۔انکے اپنے مشاہدات وتجربات ھیں جنسے بیاں میں واقعاتی رنگ پیدا ہوگیاہے کہیں کہیں مکالموں میں ایسی باتیں آجاتی ھیں جو میرامن کے تجربے سے سنواری گءگءی ھیں  
میر امن کی نثر میں کہاوتیں بھی بار بار آتی ھیں  مگر بول چال کی زبان میں آتی ہے ۔مثلاً  
اگر آدمی میں رحم نہیں تو وہ انسان نہیں  
  
باغ وبہار کی نثری جملوں کی ساخت بات چیت اور بولچال کے انداز کی ہے ۔جس پر فارسی ساخت کا بھی کہیں کہیں ہلکا سا اثر نظر آتا ہے  
باغ و بہار کی نثرجدید اردو کے نثر سے مطابقت رکھتی ھے میر امن کا اسلوب ان کی نثر میں نمایاں ہوں انہوں نے ترجمے میں اپنے اپنے انداز اور اسلوب کو نیا راستہ دیاھے  باغ  و بہار کی نثر میں میر امن کی جان پوشیدہ ھے